❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اسلامی اصطلاحات
وقت 5-7 منٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے کی برکات

(تقریر نمبر1)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّہٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔(النمل:31)

یقیناًوہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ...اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے قرآن کریم کی ہر سورۃ کا آغاز سوائے سورۃ توبہ کے اِنہی بابرکت کلمات سے ہوتا ہے۔ نیز سورۃ نمل میں یہ کلمات دو دفعہ استعمال ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ سورۃ کے آغاز میں اور ایک دفعہ اس سورۃ میں جہاں اُس خط کا ذکر ہے جو حضرت سلمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو لکھا۔ اس خط کا آغاز بھی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے ہوا ہے۔ احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جن خطوط کا ذکر ملتا ہے ان کا آغاز بھی انہی بابرکت کلمات سے ہوتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ، مِنۡ مُّحَمَّدٍ عَبۡدِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖٓ إِلٰی هِرَقۡلَ عَظِيمِ الرُّوۡمِ، سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰی، أَمَّا بَعۡدُ، فَإِنِّیۡٓ أَدۡعُوۡكَ بِدِعَايَةِ الۡإِسۡلَامِ أَسۡلِمۡ تَسۡلَمۡ يُؤۡتِكَ اللّٰہُ أَجۡرَكَ مَرَّتَيۡنِ، فَإِنۡ تَوَلَّيۡتَ فَإِنَّ عَلَيۡكَ إِثۡمَ الۡاَرِيۡسِيِّيۡنَ، وَيَآ أَهۡلَ الۡكِتَابِ تَعَالَوۡا إِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ، أَنۡ لَّا نَعۡبُدَ إِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا أَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَإِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِأَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ

(صحیح بخاری، باب بدء الوحی)

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ خط ہے شاہ روم کے لئے۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد مَیں آپ کے سامنے دعوت اسلام پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ اسلام لے آئیں گے تو دین و دنیا میں سلامتی نصیب ہو گی۔ اللہ آپ کو دوہرا ثواب دے گا اور اگر آپ میری دعوت سے روگردانی کریں گے تو آپ کی رعایا کا گناہ بھی آپ ہی پر ہو گا۔ اور اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا رب بنائے۔ پھر اگر وہ اہل کتاب اس بات سے منہ پھیر لیں تو مسلمانو! تم ان سے کہہ دو کہ تم مانو یا نہ مانو ہم تو ایک اللہ کے اطاعت گزار ہیں۔

کھانا کھانے یا کوئی چیز پیتے ہوئے بِسۡمِ اللّٰہِ...پڑھنا

سامعین! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لے۔ (حدیقۃ الصالحین حدیث 541 صفحہ 521)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھاتے یا کوئی مشروب پیتے ہوئے بھی بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھنے کا ارشاد فرمایا جیسے کہ احادیث میں یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کے ساتھ کھانا کھارہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اُس نے اُسے دو لقموں میں کھالیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سنو، اگر یہ شخص بِسۡمِ اللّٰہِ کہہ لیتا، تو یہی کھانا تم سب کے لیے کافی ہوتا، لہٰذا تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو چاہئے کہ وہ بِسۡمِ اللّٰہِ کہے، اگر وہ شروع میں بِسۡمِ اللّٰہِ کہنا بھول جائے تو یوں کہے: بِسۡمِ اللّٰہِ فِیۡ أَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ)

اسی طرح ایک حدیث میں یہ بھی ذکر ہے۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، آپؐ کے پاس کھانا رکھا تھا، آپؐ نے فرمایا: بیٹے! قریب ہو جاؤ، بسم اللہ پڑھو اور اپنے داہنے ہاتھ سے اور جو تمہارے قریب ہے اسے کھاؤ۔

(سنن ترمذی، کتاب الاطعمہ)

وضو کرتے ہوئے بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھنا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے کے وقت بھی بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ

(جامع ترمذی، کتاب الطہارہ)

یعنی جو بِسۡمِ اللّٰہِ کرکے وضو شروع نہ کرے اس کا وضو نہیں ہوتا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہر قابل قدر گفتگو (اور تقریر وغیرہ) اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کی جائے تو وہ برکت سے خالی اور بے اثر ہوتی ہے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 20 صفحہ 43)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 21 صفحہ 43)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضورؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپؐ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا! یہ قربانی میری طرف سے اور میری امّت کے لوگوں کی طرف سے، جو قربانی نہیں کرسکتے، قبول فرما۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 297 صفحہ 337)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حضورؐ! کچھ لوگ جو کفر سے نئے نئے نکلے ہیں ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے جانور کو ذبح کرتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھی بھی یا نہیں۔ کیا ہم گوشت کھا سکتے ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم خود اس پر بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھ لو اور بخوشی کھاؤ۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 537 صفحہ 517)

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ گاؤں والے ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تھا یا نہیں تو ایسے گوشت کو ہم کیا کریں؟ حضورؐ نے فرمایا اس پر بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھ لو پھر اس گوشت کو کھالو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 538 صفحہ 518)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پنیر لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہاں کا تیار شدہ ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ فارس کا یعنی مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ اس میں حرام چیز ملائی جاتی ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ کرید کی ضرورت نہیں بِسۡمِ اللّٰہ پڑھو اور کاٹ کر کھاؤ۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 539 صفحہ 518-519)

امام ابوداوُدؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عیسائیوں کا بنایا ہوا پنیر پیش کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ بھی خیال تھا کہ یہ مجوسیوں کا بنایا ہوا تھا۔ آپؐ نے کسی چھان بین کے بغیر چُھری منگوائی اور بِسۡمِ اللّٰہ پڑھ کر اُسے کاٹا اور استعمال فرمایا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ فتح مکّہ کے موقع پر پنیر پیش کیا گیا تو آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اہلِ عجم اس کو تیار کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ چُھری سے کاٹ کر اسے استعمال کر سکتے ہو۔ (یعنی کسی چھان بین کی ضرورت نہیں)

ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے یہ بھی بتایا کہ سنتے ہیں کہ اس کے بنانے میں مُردار کی چربی استعمال ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں۔ چُھری سے کاٹو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھالو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 540 صفحہ 520)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 541 صفحہ 521)

لڑکے کی بِسۡمِ اللّٰہ

سامعین! ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بذریعہ تحریر عرض کی کہ ہمارے ہاں رسم ہے کہ جب بچے کو بِسۡمِ اللّٰہِ کرائی جاوے تو بچے کو تعلیم دینے والے مولوی کو ایک عدد تختی چاندی یا سونے کی اور قلم و دوات چاندی یا سونے کی دی جاتی ہے۔ اگرچہ مَیں ایک غریب آدمی ہوں مگر چاہتا ہوں کہ یہ اشیاء اپنے بچے کی بِسۡمِ اللّٰہِ پر آپ کی خدمت میں ارسال کروں۔

حضورؑ نے جواب میں تحریر فرمایا۔

”تختی اور قلم و دوات سونے یا چاندی کی دینا یہ سب بدعتیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہئے اور باوجود غربت کے اور کم جائیداد ہونے کے اس قدر اسراف اختیار کرنا سخت گناہ ہے۔“

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 348-349 ایڈیشن 1984ء)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں۔

”یہودی بھی تو ایسے ہی کام کرتے تھے کہ اپنی رائے سے اپنی تفسیروں میں بعض آیات کے معنے کرنے کے وقت بعض الفاظ کو مقدم اور بعض کو مؤخر کر دیتے تھے جن کی نسبت قرآن مجید میں یہ آیت موجود ہے کہ: یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِہٖ (المائدہ: 14) ان کی تحریف ہمیشہ لفظی نہیں تھی بلکہ معنوی بھی تھی۔ سو ایسی تحریفوں سے ہر یک مسلمان کو ڈرنا چاہیے۔ اگر کسی حدیث صحیح میں ایسی تحریف کی اجازت ہے تو بِسۡمِ اللّٰہِ وہ دکھلائیے!“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 102)

ہر کام سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھیں

سامعین! حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ نے ہم کو سکھایا کہ قرآن شریف پڑھنے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنی چاہئے اور ہر ایک سورۃ کے شروع میں یہ آیت نازل فرما کر انسان پر یہ لازم کر دیا کہ ابتدا اسی آیت سے ہو۔ پھر حدیث کے ذریعہ ہر ایک بڑے کام سے پہلے اس کا پڑھنا سنت ہوا۔ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ مَیں یہ کام اپنے نفس کے لئے نہیں

کرتا اور کوئی گندی اور ناپاک ناجائز خواہشات کو دل میں چھپائے ہوئے شروع نہیں کرتا بلکہ مَیں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اسی پر بھروسہ کر کے اور اسی سے اس بات کی مدد مانگتے ہوئے کہ وہ مجھے ہر ایک قسم کی بدنیتوں اور شرارتوں سے بچائے، شروع کرتا ہوں۔"

(انوار العلوم جلد 13 صفحہ 120)

آنحضورؐ کے سفر طائف کا حال بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں۔

"آپؐ کا دل ان زخموں کی وجہ سے بھی بوجھل تھا جو طائف کے اوباشوں کے پتھراؤ کی وجہ سے آپ کے جسم پر پڑ گئے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انہی کفارِ مکہ کے دلوں کو آپ کے لئے نرم کر دیا جو ہمیشہ آپ کو تکلیفیں دیا کرتے تھے۔ عتبہ اور شیبہ اُس وقت اپنے باغ میں موجود تھے اور انہوں نے دور سے آپ کی ساری حالت دیکھ لی تھی جب انہوں نے یہ دیکھا کہ آپ سخت زخمی حالت میں ایک درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھے ہیں تو ان کے دلوں میں دور ونزدیک کی رشتہ داری کا یا کچھ قومی احساس پیدا ہوا اور انہوں نے انگور کے کچھ خوشے توڑ کر ایک طشت میں رکھے اور اپنے ایک عیسائی غلام کے ہاتھ آپ کے لئے بھیجے۔ وہ غلام مذہباً عیسائی تھا اس نے طشت لا کر آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر انگور کھانے شروع کئے یہ دیکھ کر عیسائی غلام سخت حیران ہوا اور آپ سے کہنے لگا آپ مکہ کے رہنے والے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! وہ کہنے لگا آپ نے پھر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہاں سے سیکھی ہے؟ آپ نے فرمایا میں بے شک مکہ کا رہنے والا ہوں مگر میں خدائے واحد کو ماننے والا ہوں۔"

(انوار العلوم جلد 19 صفحہ 154-155)

بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھ کر پینا

حضرت مصلح موعودؓ حضرت ابوہریرہؓ اور اصحاب الصفہ کو دودھ پلانے والی روایت یوں بیان فرماتے ہیں۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہ! مَیں نے عرض کیا یارسول اللہ! حاضر ہوں۔ فرمایا۔ یہ پیالہ لو اور ان کو پلاؤ۔ مَیں نے پیالہ لیا اور اس طرح تقسیم کرنا شروع کیا کہ پہلے ایک آدمی کو دیتا جب وہ پی لیتا اور سیر ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس کر دیتا پھر مَیں دوسرے کو دیتا جب وہ سیر ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ اسی طرح باری باری سب کو پلانا شروع کیا یہاں تک کہ سب پی چکے اور سب سے آخر میں مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ دیا۔ آپؐ نے پیالہ لے لیا اور اپنے ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا۔ ابوہریرہ! عرض کیا یارسول اللہؐ! حاضر ہوں۔ حکم فرمایا اب تو تم اور مَیں رہ گئے ہیں۔ مَیں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! درست ہے۔ فرمایا۔ اچھا تو بیٹھ جاؤ اور پیو۔ پس مَیں بیٹھ گیا اور مَیں نے دودھ پیا جب پی چکا تو فرمایا کہ اَور پیو۔ مَیں نے اَور پیا۔ پھر فرمایا اور پیو۔ اور اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آخر مجھے کہنا پڑا کہ خدا کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اب تو اس دودھ کے لئے کوئی راستہ نہیں ملتا۔ اس پر فرمایا کہ اچھا تو مجھے دے دو۔ مَیں نے وہ پیالہ آپؐ کو پکڑا دیا۔ آپؐ نے خدا تعالیٰ کی تعریف کی اور بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھی اور باقی بچا ہوا دودھ پی لیا۔"

(انوار العلوم جلد 1 صفحہ 617)

پھر حضرت مصلح موعودؓ، بِسۡمِ اللّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکۡبَرُ پڑھنے کا کمال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جنگ احزاب کے موقع کے متعلق روایت آتی ہے کہ ایک پتھر نہیں ٹوٹتا تھا۔ صحابہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آکر عرض کیا کہ ایک پتھر نہیں ٹوٹتا۔ آپؐ تشریف لائے......رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بِسۡمِ اللّٰہِ کہہ کر کدال اپنے ہاتھ میں لی اور اُسے زور سے پتھر پر مارا تو اس میں سے آگ کا ایک شعلہ نکلا اور پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا اَللّٰہُ اَکۡبَرُ مجھے حکومت شام کی کنجیاں دے دی گئی ہیں اور خدا کی قسم! مَیں اس کے سرخ محلات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ پھر دوسری دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کدال کو پتھر پر مارا تو پھر اس میں سے شعلہ نکلا اور پتھر کا ایک اور حصہ ٹوٹ گیا۔ اس پر پھر آپؐ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ مجھے ایران کی کنجیاں بھی دے دی گئی ہیں اور خدا کی قسم! مَیں مدائن کے سفید محلات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپؐ نے تیسری دفعہ کدال ماری جس سے پھر اس میں سے ایک شعلہ نکلا اور باقی پتھر بھی ٹوٹ گیا۔ اس پر آپؐ نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ مجھے یمن کی کنجیاں بھی دے دی گئی ہیں۔"

(الفضل 21 ؍فروری 1933ء)

روزمرہ کے اسلامی آداب اور اذکار پڑھنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”قرآن کریم کی تلاوت کی علاوہ دیگر اذکار تسبیح اور تحمید جنہیں انسان اکیلا بیٹھ کر کرے یا مجالس میں۔ اس ذکر کی بھی ایک قسم فرض ہے جیسا کہ جانور کے ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنا اگر اس وقت تکبیر نہیں پڑھی جائے گی تو جانور حرام ہو جائے گا اور دوسری قسم نفل ہے جو دوسرے اوقات میں ورد کی صورت میں پڑھی جاتی ہے اور ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت وسیع کیا ہے۔ یعنی آپؐ نے ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر رکھا ہے۔ مثلاً جب کھانا کھانے بیٹھو تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ لو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر کوئی نہیں پڑھے گا تو اس کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ بلکہ یہ ہے کہ جس غرض کے لئے کھانا کھایا جاتا ہے وہ اس طرح پورے طور پر حاصل ہو جائے گی۔ یعنی روحانیت کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ پھر ہر کام کے شروع کرنے کے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے کا حکم ہے۔ تا کہ اس کام میں برکت ہو اور جب اس کو ختم کر لیا جائے۔ تو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ پڑھا جائے۔ تا کہ اس کام میں برکت ہو۔ اسی طرح اگر کوئی نیا کپڑا پہنے یا کوئی اور نئی چیز استعمال کرے تو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہہ کر اس کا شکریہ ادا کرے۔ ہر رنج اور مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھنا چاہیے۔ اگر کوئی بات اپنی طاقت اور ہمت سے بالا پیش آئے تو لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہیے۔

غرض یہ ذکر ان باتوں کے متعلق ہیں جو روزانہ پیش آتی رہتی ہیں۔ ہر ایک انسان کو دن میں یا خوشی ہو گی یا رنج پس اگر خوشی ہو تو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کہے اور اگر رنج ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِکُمۡ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حالت کے متعلق ذکر مقرر فرما دیے ہیں اس لئے ان کے کرنے سے انسان ہر حالت میں خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جو دفتر میں بیٹھا کام کر رہا ہو وہ اگر اپنے متعلق خوشخبری سنے تو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہے۔ اگر چلتے ہوئے اسے خوشی کی بات معلوم ہو تو بھی اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہے۔ اگر لیٹے ہوئے خوشی کی بات سنے تو اسی حالت میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہے۔ اس طرح خود بخود قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِکُمۡ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا رہے گا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَفۡضَلُ الذِّکۡرِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ) جابر سے ترمذی میں روایت ہے کہ سب سے بہتر اور افضل ذکر یہ ہے کہ اس بات کا اقرار کیا جائے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ باقی اذکار کی بھی مختلف فضیلتیں ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم کی نسبت فرمایا ہے۔ کَلِمَتَانِ خَفِیۡفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیۡلَتَانِ فِی الۡمِیۡزَانِ حَبِیۡبَتَانِ اِلَی الرَّحۡمٰنِ کہ دو کلمے ایسے ہیں کہ جو زبان سے کہنے میں چھوٹے ہیں مگر جب قیامت کے دن وزن کئے جائیں گے تو ان کا اتنا بوجھ ہو گا کہ ان کی وجہ سے نیک اعمال کا پلڑا بہت بھاری ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں۔ یہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے۔ حتّٰی کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعودؑ بیماری کے سخت دورہ میں تہجد کے لئے اٹھے اور غش کھا کر گر گئے اور نماز نہ پڑھ سکے تو الہام ہوا کہ ایسی حالت میں تہجد کی بجائے لیٹے لیٹے یہی پڑھ لیا کرو۔ تو یہ بھی بہت فضیلت رکھنے والا ذکر ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے اس کو پڑھتے تھے۔

ان دو ذکروں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل بتایا ہے۔ مگر ایک اور ذکر بھی افضل ہے گو اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد محفوظ نہیں۔ مگر عقل بتاتی ہے کہ وہ بہت اعلیٰ درجہ کا ہے اور وہ قرآن کریم کی آیات کا ذکر ہے۔ اگر ان کو ذکر کے طور پر پڑھا جائے تو دوہرا ثواب حاصل ہو گا۔ ایک تلاوت کا اور دوسرے ذکر کا۔“

(انوار العلوم جلد 3 صفحہ 503-504)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین

(بتعاون: زاہد محمود)